السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اب خریداری کی وضاحت پیش خدمت ہے۔کہ بعض اوقات ہمارے پاس بیوپاری آتے ہیں ان کے پاس مال کے نمونے ہوتے ہیں۔فریقین باہمی رضامندی سے ریٹ طے کرلیتے ہیں۔ہمیں علم ہوتا ہے کہ یہ سودا مہنگا ہے۔کیوں کہ ادھار لے رہے ہیں لیکن باہمی رضامندی سے یہ طے کرلیا جاتا ہے۔کہ ہفتہ وار کل رقم کا 4/1 یا 8/1 ادا ہوگا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس معاملہ کی دوصورتیں ممکن ہیں۔پہلی یہ کہ جب سودا ہورہا تھا فروخت کار کے پاس مال موجود تھا اگرچہ اس کے سٹور میں ہو۔وہ معاملہ طے ہونے کے بعد مال مہیا کردیتا ہے۔اس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔دوسری صورت یہ ہے کہ معاملہ طے کرتے وقت اس کے پاس صرف نمونہ ہی تھا اس کے پاس مال موجود نہ تھا اس نے آگے کسی سے خرید کر یا خود تیار کرکے مال مہیا کرنا ہے۔یہ صورت ناجائز ہے۔کیوں کہ کسی کو ایسی چیز فروخت کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔جو سودا طے کرتے وقت اس کی ملکیت نہ ہو یا وہ اس وقت مہیا کرنے کی پوزیشن میں نہ نہ ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''کہ ایسی چیز مت فروخت کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔'' یہ حکم امتناعی اس وقت جاری فرمایا جب حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک آدمی آتا ہے۔اور وہ مجھ سے ایسی چیز طلب کرتا ہے۔جو میرے پاس نہیں میں سودا طے کرنے کے بعد بازار سے خرید کر اسے مہیا کرتا ہوں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔(ابوداؤد البیوع 3503)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1صفحہ:241